زبان دراز

صدف آصف

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

زبان دراز

صدف آصف

عید الاضحیٰ عید الاضحیٰ عید الاضحیٰ عید الاضحیٰ عید الاضحیٰ عید الاضحیٰ

ہمیں ناز ہے اپنی گمراہیوں پر
ندامت نہیں، شرمساری نہیں ہے
جو ہم سوچتے ہیں، وہی بولتے ہیں
کسی قسم کی راز داری نہیں ہے

''باجی جی! یہ تو میں نغمانہ بھابی کے لیے لائی ہوں۔'' دعا نے حیران ہو کر اکلوتی نند کو گھورا، جو جارجٹ کے ملائم سوٹ کو ہاتھوں میں دبوچ کر بیٹھ گئیں۔

''ہاں...... ہاں جانتی ہوں، لیکن زویا بھی زاہد کی اکلوتی بھانجی ہے، اسے یہ سوٹ پسند آگیا، اسی لیے میں نے مانگ لیا۔'' انہوں بیڈ کے کراؤن سے ٹیک لگا کر حق سے جتایا۔

''مگر...... وہ......'' دعا کی سمجھ میں نہیں آیا کہ اس ہٹ دھرمی کو کیا نام دے۔

''اے بی! تمہارا دل تو بڑا چھوٹا نکلا۔ کوئی ہیرے کا سیٹ تو نہیں مانگ لیا جو سوچ میں پڑ گئی۔'' بھاوج کے تذبذب پر زینت کے چہرے کا رنگ ایک دم بدلا، وہ ناراضگی سے بولی۔

''ایک بچی کو دینے سے باقی بچوں کی حق تلفی ہو جائے گی۔'' دعا نے چڑ کر پاس بیٹھی ماہا کو دیکھا، جو مسلسل اس کا ہاتھ دبائے جا رہی تھی۔

''چھوڑو نا ایک سوٹ سے کیا فرق پڑتا ہے۔'' ماہا کی مصالحت پسندی نے ہی اس گھر میں اس کے پاؤں اتنے مضبوط کر دیے کہ وہ چھوٹے دیور سے اپنی بہن دعا میر بیاہ لائی تھی۔

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

"اچھی سینہ زوری ہے۔" نند کی ہٹ دھرمی پر دعا کا غصہ عود آیا، وہ جو اس معاملے میں کشش و پنج کا شکار ہو رہی تھی، ذہن فوراً صاف ہوگیا۔ فیصلہ کرنے میں دیر نہ لگائی اور انکار میں سر ہلاتے ہوئے صاف ہری جھنڈی دکھائی۔

"نہیں...... نہیں...... میں بالکل یہ ناانصافی نہیں کرسکتی، اس دفعہ ہم کسی بچے کے لیے کپڑے نہیں لائے، تو زویا کو بھی باقی بچوں کی طرح صرف ٹافی' چاکلیٹس ہی دی جائیں گی۔" دعا نے فوراً انکار کیا۔ ماہا نے اس انکار پر ایک دم گھبرا کر نند کو دیکھا۔

"امی! آپ کو ابو بلا رہے ہیں۔" یہ مسئلہ ابھی بیچ میں اٹکا ہوا تھا کہ زینت کو اس کا چھوٹا بیٹا بلانے آگیا۔ وہ مجبوراً وہاں سے اٹھ کر باہر کی طرف چل دیں، مگر چہرہ غصے سے لال ٹماٹر بنا ہوا تھا۔

"اوہ! ہو چھوٹی مامی' آپ انہیں دوسرا سوٹ دے دیں، ویسے بھی بڑی مامی اتنی بورنگ ہیں، وہ یہ سوٹ اٹھا کر سفینہ کے جہیز کے لیے رکھ دیں گی۔ میں تو اس کا انگرکھا بنوا کر عید پر پہنوں گی۔" زویا نے ماں کے جانے کے بعد اپنی رائے پیش کی، ساتھ ہی نغمانہ بھابی کا مذاق اڑایا۔

"زویا...... تم ابھی بہت چھوٹی ہو۔ بڑوں کے بارے میں ایسی باتیں نہیں کرتے، رہی بات سوٹ کی تو میں جس کے لیے لائی ہوں، ان ہی کو دوں گی۔ باقی بھابی کی مرضی کہ وہ اس کا کیا کرتی ہیں' اس سے میرا کوئی واسطہ نہیں۔" دعا نے دوٹوک لہجے میں اسے ٹوکا اور سامنے رکھا ہوا کپڑا جھٹکے سے اٹھا لیا۔

"امی کو بتاتی ہوں۔" زویا کو چھوٹی مامی کا انکار ہضم نہ ہوسکا منہ بنا کر دعا کی شکایت کرنے ماں کے پاس چل دی۔

"تم نہیں سدھرو گی' کیوں میرے اور اپنے لیے سسرال میں مشکلوں کے پہاڑ کھڑی کرتی ہو۔" ماہا نے چھوٹی بہن کو ڈپٹ لگائی، وہ بہن کو اس گھر کے ماحول میں ڈھالنے میں ناکام ثابت ہو رہی تھی۔ دعا سچ بولنے والی کھری لڑکی تھی، اسے جھوٹ اور منافقت سے شدید نفرت تھی۔ وہ کسی کے ساتھ زیادتی برداشت کر ہی نہیں سکتی تھی مگر سسرال میں ہر قدم پر اس طرح کی سچویشن سے پالا پڑتا تو نا چاہتے ہوئے بھی وہ بول پڑتی اور سب کے ساتھ بہن کی نگاہوں میں بھی بری بن جاتی۔

☆......☆......☆

"اچھا تمہاری مرضی' ایسا کرو تم یہ دونوں سوٹ ہی رکھ لو۔" زینت نے غصے میں دعا کے لائے ہوئے تحائف واپس کردیئے، ان کی انا کو شدید ضرب پہنچی جب زویا نے ماں سے آنکھوں میں آنسو بھر کر بتایا کہ "دبئی والی مامی نے اسے سوٹ دینے سے انکار کردیا۔"

زینت ویسے بھی میکے میں آ کر بڑی زود رنج ہو جاتیں، بات بے بات ان کا منہ پھول جاتا، نند کے غصہ دکھانے پر ماہا کا چہرہ فق ہوگیا، وہ منمنا کر بہن کی صفائی دینے لگی مگر دعا کے ماتھے پر ایک شکن بھی نہ ابھری۔ وہ بے فکری سے کپڑے سمیٹنے لگی، زینت تن فن کرتی کمرے سے باہر نکل گئیں۔

"اف! تم نے یہ کیا غضب کردیا، دیکھا نہیں باجی کا موڈ کتنا آف ہوگیا۔" ماہا کے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے.. بہن پر برس پڑی۔

"کیا ہے باجی بھی ہماری طرح کی انسان ہیں۔ آپ سب تو ان سے یوں ڈرتی ہیں، جیسے وہ کوئی آسمانی مخلوق ہو؟" دعا نے ناک چڑھا کر بڑی بہن کا مذاق اڑایا۔

"عقل کی کوری باجی کمرہ بند کر کے تمہاری شکایتوں کا پلندہ لے کر ماں کے پاس بیٹھی ہوں گی۔" ماہا نے بہن کو غصے میں ایک ہاتھ جڑا۔ بڑھاپا اور بیماریوں کی وجہ سے ان کی ساس رشیدہ بانو عملی طور پر گھر کے معاملات سے دور ہو چکی تھیں، اسی لیے بیٹی اپنے مفادات کے حصول کے لیے جہاں پھنسنے لگتی۔ وہاں ماں کا نام دھڑلے سے استعمال کرلیتی۔

"اس میں نیا کیا ہے؟ اپنی ماں کے پاس ہی بیٹھی ہوں گی نا، تو بیٹھنے دیں۔ نئی بات تو جب ہوتی کہ وہ جا کر اتنی محبت سے اپنی ساس کے ساتھ بیٹھتی' ان کی خدمت کرتیں۔" دعا نے کلینزنگ کریم ہتھیلی پر نکالی اور دھیرے دھیرے چہرے کا مساج کرنے لگی۔

وہ جب سے دبئی سے وطن آئی تھی، اس کی جلد بہت خشک رہنے لگی تھی۔ اس وقت تو اس کے لیے دنیا کا سب سے اہم کام یہ ہی تھا۔ ماہا سر پر ہاتھ رکھ کر بہن کی بے فکری کو حسرت سے تکنے لگی۔

ماہا کے دیور اور بہنوئی زاہد کے مقابلے میں، اس کا شوہر شاہد بہت سخت گیر شوہر ثابت ہوا۔ وہ صرف اپنی باجی کے کہنے پر چلتا۔ دبئی میں بھی، اس کی ہر بات زینت سے شروع ہو کر

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

ان پر ہی ختم ہوتی۔ باقی کمی وہ خود پوری کر دیتیں، شاہد نے ان کے زیر اثر رہتے ہوئے شروع سے بیوی کو اتنا دبا کر رکھا کہ شادی کے پانچ سال گزر جانے کے باوجود بھی اس کے اندر سر اٹھانے کا حوصلہ پیدا نہیں ہوسکا۔

"تمہاری بہن کی زبان بہت چلتی ہے، ذرا اسے یہاں رہنے کے طور طریقے سکھاؤ۔" شاہد کو تو سالی کے رنگ ڈھنگ بھی ایک آنکھ نہ بھاتے، مگر اس پر زور نہیں چلتا تو اکثر بیوی کو ہی سنا دیتا۔ وہ بے چاری دونوں کے بیچ پستی۔

"یا میرے مالک! اس لڑکی کو عقل دے یا باجی کو ہدایت۔" ماہا نے دعا کو پرسکون انداز میں ہونٹوں پر لپ اسٹک لگاتے دیکھا تو نم آنکھیں پونچھتی وہاں سے باہر چل دی۔

☆......☆......☆

رشیدہ بانو کے چار بیٹے اور ایک بیٹی تھی، ان کے شوہر مکرم خان کو گزرے کئی سال ہوچکے تھے۔ ماجد اور ساجد بڑے تھے، ایک نجی کمپنی میں معمولی سی نوکریوں پر معمور تھے۔ گھر کرائے کا تھا، دونوں بھائیوں اور زینت کی شادی بہت پہلے ہوچکی تھی، مگر اب جب کہ فیملی بڑھ رہی تھی، تو ان سب کے لیے کم آمدنی میں مہنگائی کا توازن رکھنا ناممکن ثابت ہورہا تھا۔ قسمت سے شاہد کو دبئی کی ایک کمپنی میں نوکری مل گئی، اس نے خوب محنت سے کام کرکے پیسے جمع کیے گھر تڑوا کر جدید انداز میں بنوایا، وہ بہت تیز لڑکا تھا، موقع کی تلاش میں رہا۔ آخر چھوٹے بھائی زاہد کی ملازمت کا بندوبست بھی ابوظہبی میں کروادیا۔

اب بانو ہاؤس کے حالات پہلے سے کافی بہتر ہوگئے تو زینت کے منع کرنے کے باوجود رشیدہ بانو نے اپنی دوست کی بیٹی ماہا سے شاہد کی شادی کردی، چند سالوں بعد زاہد کے لیے اس کی چھوٹی بہن دعا کو بھی بیاہ کرلے آئیں۔ زاہد اور شاہد ایک سال بعد اپنی اپنی بیویوں کو بھی ساتھ لے گئے۔ یوں ان دونوں نے سکون کا سانس لیا، مگر زینت کے سینے پر سانپ لوٹ گئے پر کچھ کرنہیں سکتی تھی تو خاموش ہی رہی۔

ہر سال کی طرح اس سال بھی دونوں بھائی اپنی فیملی کے ساتھ پاکستان بقرعید منانے آئے تھے۔ دنیا اتنی تیزی سے ترقی کرگئی کہ دبئی سے وطن لوٹنا اب چنداں دشوار نہ رہا، ایسے ہی ہوگیا جیسے ایک شہر سے دوسرے شہر جایا جائے، اسی لیے وہ لوگ بھی تہوار منانے پاکستان آجاتے۔

زمانے بدل گئے مگر "بانو ہاؤس" کے ماحول میں رتی برابر فرق نہیں آیا۔ دعا جب بھی یہاں آتی، بس ایک بات پر حیران ہوکر سر پیٹ لیتی۔

☆......☆......☆

"مامی! آپ دال میں پانی ملاتی ہیں یا پانی میں دال۔" زویا چمچ سے پتلی دال چاول پر ڈالتے ہوئے تلملائی۔ ٹیبل پر کھانے لگاتی نغمانہ کا منہ بن گیا، آج غلطی سے دال پتلی رہ گئی تھی۔ وہ بھی کیا کرتی کام کا بوجھ بڑھ گیا تھا، روزانہ کی اتنی مہمان داری، نند الگ یہاں پندرہ دن سے رکی ہوئی تھیں۔ کام کرکر کے۔ ان لوگوں کی ہمتیں جواب دینے لگی تھیں۔

"میری بیٹی بہت اسٹریٹ فارورڈ ہے۔" زینت نے ہمیشہ کی طرح مسکرا کر بیٹی کی صاف گوئی کو سراہا۔

"زویا لڑکی ذات ہے۔ باجی کو احساس ہی نہیں، وہ اپنی بچی کی تباہی کا انتظام اپنے ہاتھوں کر رہی ہیں۔" دعا اور ماہا نے انہیں تاسف سے دیکھا اور ایک ہی بات سوچی۔

انہیں بچی کا اس طرح سے اپنی جٹھانی پر تبصرہ کرنا بہت برا لگا۔ مگر وہاں جیسے یہ معمول کی بات تھی، کسی نے بھی اس بات کا کوئی خاص نوٹس نہیں لیا۔ یہاں تک کہ نغمانہ کو بھی اب رات کے کھانے کی فکر لاحق تھی۔

دعا جب سے دبئی سے آئی تھی، اس کے نوٹس میں یہ بات رہی کہ زویا کا برتاؤ اپنی عمر کے دوسرے بچوں سے کافی بولڈ تھا۔ وہ ننھیال میں کسی کا بھی مذاق بڑے آرام سے اڑا لیتی، مگر زینت باجی کے ماتھے پر بل بھی نہیں پڑتے نہ وہ اسے روکتی ٹوکتی، نہ سمجھاتیں۔ اس کی ایک بڑی وجہ یہ تھی کہ وہ خود اپنے میکے کے مسائل بھائیوں کے رویے، ان کی شکایات، ماں کے حوالے سے بھائیوں کی بے پروائیوں کے قصے، شوہر اور بچوں کے سامنے بیٹھ کر مزے سے بیان کرتیں، اسی لیے بچوں کے دل سے بھی بڑوں کا لحاظ اٹھ گیا اور اتنی ہمت آگئی کہ جس کے دل میں جو بات آتی، وہ بے دھڑک سب کے سامنے بیان کردیتے۔ خاص طور پر زویا بچوں میں بڑی ہونے کے باعث ان مسائل پر بھی اپنا منہ کھولنا ضروری سمجھتی، جس کا اس سے دور تک کا بھی واسطہ نہیں ہوتا۔

☆......☆......☆

دعا کے جیٹھ ساجد بھائی اور نعیمہ بھابی رزلٹ ڈے پر اپنے بچوں کے اسکول گئے ہوئے تھے۔ ناشتے کے بعد سب

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

لوگ ٹی وی لاؤنج میں بیٹھے خوش گپیوں میں مصروف تھے۔

"کل تم نے اتنے مزے کی بریانی پکائی مگر ان کو پسند نہیں آئی۔" باجی نے سبزیاں چھیلتی ہوئی نغمانہ بھابی سے کہا، جو چھری ایک طرف رکھ کر مکمل طور پر نند کی طرف متوجہ ہوگئیں تھیں۔

"کس کو، نعیمہ کو؟ کیوں بریانی میں کیا خرابی تھی؟ میں نے اتنی محنت سے پکائی تھی، سب تو تعریفیں کررہے تھے۔" نغمانہ بری طرح سے چڑی۔ اسے دیورانی سے ایسی امید نہ تھی۔

پاس بیٹھی دعا نے اپنی نند کو افسوس بھری نگاہوں سے دیکھا، اسے شروع سے سسرالی سیاستوں سے کبھی کوئی دلچسپی نہیں رہی تھی۔

"بھابی! ہمیں کیا پتا مگر جن کو باتیں بنانے کی عادت ہے وہ، تو بنائیں گے نا، مگر بھئی ہم نے تو کہہ دیا نغمانہ اس گھر کی بڑی بہو ہے۔ اس نے شروع سے اس گھر کو سمیٹ کر رکھا۔ ہم سب کو چھوڑ سکتے ہیں مگر نغمانہ کو نہیں، ویسے بھی زویا تو تمہارے ہاتھ کی بریانی کی دیوانی ہے۔" زینت پاؤں پھیلا کر کارپٹ پر ہی لیٹ گئیں، نغمانہ نے مشکور نظروں سے ان کو دیکھا۔

"یار چائے تو بنواؤ بڑی طلب ہورہی ہے اور ہاں شام کو ان کے لیے کڑھی پکالو۔ بہت دن سے فرمائش کررہے ہیں۔" زینت نے بڑے پیار سے اپنا مطلب سیدھا کیا تو نغمانہ سر ہلاتی وہاں سے اٹھ گئی۔

دعا کا غصے سے برا حال تھا کیوں کہ بات ایسی نہیں تھی جیسی باجی نے پہنچائی، وہ گواہ تھی کہ نعیمہ بھابی نے کھانا کھاتے ہوئے بس اتنی سی بات کی کہ "بریانی میں نمک کم لگ رہا ہے" وہ بھی زینت کے پوچھنے پر لیکن انہوں نے تو بات کا بتنگڑ ہی بنا ڈالا، نغمانہ بھابی کے دل میں دیورانی کی طرف سے بال آگیا۔

☆......☆......☆

"مبارک ہو امی! آپ کے دونوں پوتوں نے فرسٹ پوزیشن لی ہے۔" ساجد نے خوشی خوشی ماں کے منہ میں گلاب جامن ڈالی۔ نعیمہ الگ بچوں کی کامیابی سے سرشار نظر آئیں، میاں بیوی راستے سے ہی مٹھائی خریدتے ہوئے آئے تھے۔

انہوں نے جیسے ہی خوشی خوشی بڑے کمرے میں قدم رکھا، باجی نے پینترا بدلا فوراً اٹھ کر بیٹھ گئی، ان کے واری صدقے ہونے لگی۔ خوب ہنس ہنس کر بچوں کے رزلٹ دیکھے جانے لگے بلکہ بھائی کو دکھانے کے لیے بٹوے میں سے پانچ سو روپے کا کڑکتا نوٹ نکال کر نعیمہ بھابی کے چھوٹے بیٹے کے ہاتھ میں تھما دیا نعیمہ نے مسکرا کر نند کو دیکھا وہ سب سے زیادہ خوش جو نظر آرہی تھیں۔ سب مبارک باد دینے لگے سوائے نغمانہ کے دل پر تازہ تازہ چوٹ پہنچی تھی کونے میں منہ پھلائے بیٹھی پیاز چھیلتی رہی۔

"بھابی! منہ کھولیں۔" نعیمہ نے بڑے پیار سے نغمانہ کے پاس جا کر مٹھائی کھلانی چاہی۔

"رکھ دو ابھی دل نہیں چاہ رہا بعد میں کھالوں گی۔" نغمانہ نے روٹھے پن کی انتہا کی تو نعیمہ بھی خاموشی سے اٹھ گئی۔

"میں جب گھر سے گئی تھی تو بھابی کا موڈ اچھا تھا اب کیا ہوگیا؟ لگتا ہے میری خوشیوں سے جل گئیں۔" نعیمہ نے جیٹھانی کو دیکھا وسوسوں نے سر ابھارا رہا اور دل پر بدگمانی کے بادل چھا گئے۔ نغمانہ سبزی سمیٹتی کمرے سے باہر نکل گئیں۔

"ہم تو زمانے بھر میں اپنی بھابیوں کی تعریفیں کرتے رہتے ہیں کہ کتنی میل جول سے رہتی ہیں۔" باجی نے بھائیوں کے سامنے اپنی اچھائیوں کا مزید تڑکا لگایا گھر کے مردوں کو اندرونی معاملات کی کیا خبر، لگے بہن کی محبت پر سر دھننے۔

باجی ہمیشہ ایک بھاوج کے سامنے دوسری کو کھڑا رکھتی، ایسا کر کے شاید انہیں لگتا تھا کہ میکے میں ان کے پاؤں مضبوط رہیں گے، بھابیاں آپس کے اختلافات میں الجھ کر انہیں ہمدرد جان کر روتی ہوئی ایک دوسرے کی شکایات لے کر ان کے پاس پہنچ جاتیں تو وہ ایک کی بات دوسری کو بتا کر نہ صرف دونوں طرف سے مزے اٹھاتی بلکہ دبئی فون گھما کے ان کی جہالت کے قصے سنا کر باقی بھائیوں کو بھی محظوظ کرتیں۔

☆......☆......☆

باجی بھائیوں کے یہاں پہنچتے ہی سامان باندھ کر اپنی فیملی سمیت یہیں رہنے آگئیں، بھائیوں نے بھی اکلوتی بہن کو خوش آمدید کہا۔ وہ خوشی سے ٹھہر تو گئی مگر دماغ پر نئی فکریں سوار ہوگئی کہ دبئی پلٹ بھائیوں نے کس کو کتنے پیسے دیئے، کیا کیا تحائف بانٹے یا پھر وہ اس کوشش میں مصروف رہتیں کہ ان کی ذات کے سوا بھائیوں سے کوئی اور فیض یاب نہ ہو پائے۔

دعا نے کھڑکی سے باہر جھانکا تو اسے کچن میں کام کرتی دونوں جٹھانیوں پر بڑا ترس آیا جو سسرالی مہمانوں یا ملنے آنے

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

والوں کے خاطر مدارات میں جتی رہتی، مہمان بھی وہ جو ہل کر پانی پینا نہ چاہیں۔ دوسری طرف باجی سب کے بیچ میں ہلکے ہلکے میک اپ جدید انداز کے سلے سوٹ میں ٹھسے سے بیٹھی اپنی بڑائیاں مارنے میں لگی رہتیں۔ دعا اچھی طرح جانتی تھی اتنا سب کچھ کرنے کے باوجود آخر میں برائی ان دونوں جٹھانیوں کے حصے میں ہی آتی ہے۔

شادی کے ان دو سالوں میں اسے اپنی اکلوتی نند کی فطرت کی اچھے طریقے سے آگاہی ہوگئی تھی۔ وہ صرف اس بھائی اور بھاوج سے ہی خوش ہوتیں اور اسے نوازتیں جو ان کی ہر غلط بات پر آمنا صدقنا ہو کر حامی بھرے۔

جس نے بھی ان کے منہ پر غلط کو غلط کہہ دیا بس اس کی شامت آجاتی ایک محاذ تیار کرکے ماں کے کمرے میں گھس کر مقدمہ چلایا جاتا۔ جس کی بیوی نے زبان چلائی ہوتی اس کا میاں ماں کے عتاب کا نشانہ بنتا۔ مزے کی بات یہ ہے کہ اس بھائی کے فرشتوں کو بھی خبر نہیں ہوتی کہ زینت گھر بھر میں اس کے بارے میں کیا کیا گوہر افشانی کرتی پھر رہی ہیں، بات اگر کھل جاتی تو وہ صاف مکر جاتیں۔

زینت میں اور کوئی کوالٹی ہو نہ ہو وہ سامنے والے کو قائل کرنے کی صلاحیت سے مالا مال تھی پھر خود کو صحیح ثابت کرنے کے لیے چاہے جتنے بھی جھوٹ بولنے پڑ جائیں ان کی زبان نہیں لرزتی۔

☆......☆......☆

”بھائی! قربانی کا جانور تو لال کوٹھی والے حاجی صاحب کے یہاں آتا ہے۔ یہ اونچے لمبے بیلوں کی جوڑی دیکھنے والا دیکھتا رہ جائے، منوں گوشت نکلتا ہے۔ لاکھوں میں تو ان کی قیمت ہوتی ہے، وہ بقر عید سے ایک ہفتہ قبل لاکر کوٹھی کے لان میں شامیانہ کھڑا کر کے جانور باندھ دیتے ہیں، پھر تو دیکھنے کے لیے دنیا اُمڈ آتی ہے، یہاں تک کے میڈیا والے بھی پہنچ جاتے ہیں۔“ زینت نے جوش سے سرخ ہوتے ہوئے کہا۔

”ہاں، ماموں! اب تو لوگ جانوروں کے ساتھ بھی سیلفیاں بناتے ہیں۔“ زویا جو عادت کے مطابق بڑوں کے بیچ میں بیٹھی تھی فوراً لقمہ دیا۔

”استغفار۔ ایسے دکھاوے کی کیا ضرورت ہے۔ اللہ کے یہاں نیت دیکھی جاتی ہے۔ جانور کی قیمت نہیں۔ لوگ سوسائٹی میں سب سے مہنگا جانور خریدنا اعزاز کی بات سمجھتے ہیں۔ اس طرح سے تو قربانی کا مقصد ہی فوت ہوجاتا ہے۔“ زاہد نے کانوں کو ہاتھ لگایا تو زویا منہ بنا کر اٹھ گئی۔

”سچ تو یہ ہے کہ مذہبی فریضہ انسان کی تربیت کرتا ہے، ہمیں اپنے اعمال کا جائزہ لینا چاہیے، اس کا ایک مقصد سارا سال ناداروں کے لیے دل میں قربانی کا جذبہ بیدار رکھنا‘ ان کے درد کو سمجھنا، ان کی مدد کرنا۔ مگر معاشرے کا چلن ہی بدل گیا ہے، نمود و نمائش کو قربانی کے فرض سے جوڑ دیا گیا ہے‘ جو بڑھتے ہوئے ناسور کی شکل اختیار کرتا جارہا ہے۔ لوگ رشوت اور حرام مال سے بڑا جانور خرید کر سمجھتے ہیں سارے گناہ دھل گئے‘ استغفر اللہ۔“ دعا جوش میں تقریر کر بیٹھی، زاہد کو بیوی کی حساسیت پر پیار آگیا۔

”ارے زاہد! تم نے جو بکرے منگوانے کے لیے ماجد بھائی کو پیسے دیے تھے اس کا کچھ حساب کتاب بھی کیا؟“ زینت نے کچھ دیر بعد بھائی کے قریب کھسک کر سرگوشی میں پوچھا۔ ان کے آنگن میں بھی قربانی کے لیے ایک گائے اور دو بکرے لائے جاچکے تھے۔

”آپی! کیسی باتیں کرتی ہیں، بھائی سے کیسا حساب کتاب، ویسے بھی میں نے ماجد بھائی کو ایک لسٹ دی تھی، ان سے اپنے لیے بھی کافی سامان منگوایا ہے، پیسے خرچ ہوگئے ہوں گے۔“ زاہد کے بولنے سے قبل ہی دعا نے جواب دیا تو اس نے بیوی کی بات پر تائیدی انداز میں سر ہلا دیا۔

”ہاں کہہ تو تم ٹھیک رہی ہو مگر میں دیکھ رہی ہوں۔ اس گھر میں میرے دونوں بھائیوں کی کمائی کس بے دردی سے خرچ ہورہی ہے۔ حساب کتاب تو رکھنا پڑتا ہے۔“ یہ بات کرتے ہوئے وہ بھلا بیٹھیں کہ زاہد صرف ان کا نہیں ماجد کا بھی چھوٹا بھائی ہے اور جس طرح اس پر ان کا حق ہے اسی طرح ماجد کا بھی۔

”باجی ہم نے پہلے کبھی کسی سے پیسوں کا حساب کتاب کیا ہے؟ جو بڑے بھائی سے کریں۔“ دعا نے زینت کو جتایا جو ہر چھ مہینے میں بھائی سے بہانے بہانے سے پیسے منگوایا کرتی تھیں۔

”تمہیں شوہر سے محبت ہو نہ ہو۔ مجھے اپنے بھائی سے بہت پیارے ہیں، پیسہ کمانا آسان تھوڑی، جو یوں ہی دونوں ہاتھوں سے لٹا دیا جائے۔“ زینت نے دانت کچکچا کر چھوٹی بھاوج کو گھورا۔

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

''چھوڑیں نا باجی! ہم لوگ یہاں کچھ دنوں کے لیے تو آتے ہیں۔ بس سب کو خوش و خرم دیکھنا چاہتے ہیں۔ پیسہ رشتوں سے بڑھ کر تھوڑی ہوتا ہے۔'' دعا نے جواب دینے کے لیے منہ کھولا مگر اس سے قبل ہی زاہد بول پڑا تو زینت کو خاموش ہونا پڑا۔ دعا نے شوہر کو داد دیتی نگاہوں سے دیکھا تو زینت کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔

☆......☆......☆

زینت نے جس دن سے زاہد سے دعا کی شکایت کی وہ خاصہ محتاط رہنے لگی۔ باجی کو شوہر کے ساتھ بیٹھا دیکھ کر خود بھی وہیں ٹک جاتی۔ یوں ہوا کہ زینت نے سوٹ والا معاملہ ہمیشہ کی طرح ایسے گھما پھرا کر زاہد کے کانوں تک پہنچایا کہ اس نے کمرہ بند کر کے بیوی کی خوب خبر لی۔

''میں نہیں جانتا تھا کہ تم اتنے چھوٹے دل کی عورت ثابت ہوگی، میری بھانجی کو ایک سوٹ دیتے ہوئے تمہارا دل دکھ رہا ہے، جانتی بھی ہو میری بڑی بہن نے ہمارے لیے ہمیشہ کتنی قربانیاں دیں۔'' وہ باجی کے درد بھرے انداز کے زیر اثر یوں آنکھیں بدل کر جان سے عزیز بیوی سے بات کر رہے تھے کہ دعا کے چھکے چھوٹ گئے۔

اس نے صفائی دینے کی بہت کوشش کی مگر زاہد اس وقت کچھ سننے کو تیار نہ تھا۔ بس ایک ہی رٹ ابھی زویا کو سوٹ دے کر آؤ۔

''یہ دونوں سوٹ رکھ لیں۔'' دعا نے مجبور ہو کر بڑے برے دل سے کپڑے اپنے ہاتھوں سے لے جا کر باجی کے حوالے کر دیئے۔

''بی بی تم کس بات پر اترا رہی ہو، یہاں تمہارا کیا ہے؟ ویسے بھی سب کچھ میرے بھائی کا ہے۔'' دعا نے نند کو دیکھا تو زینت کے چہرے پر لکھی تحریر صاف پڑھی جا رہی تھی۔

☆......☆......☆

''تمہاری بیوی بہت زبان دراز ہے۔ پلیز اس کی زبان کو لگام دو کہیں سے بھی ماہا کی بہن نہیں لگتی، ہم سے بڑی چوک ہوگئی، جو دعا کو بھابی بنا کر اپنے سروں پر ناچنے کے لیے اس گھر میں لے آئے۔'' زینت نے غصے سے کہا۔ وہ جو ہمیشہ بھائیوں کے سامنے ان کی بیویوں کی برائی کرنے سے اجتناب برتتی تھی، جذبات میں آ کر ابل پڑیں۔

دعا دونوں جٹھانیوں کو زبردستی کچن سے نکال کر عید کی شاپنگ کے لیے اپنے ساتھ مارکیٹ لے گئی۔ اس نے نند کو جھوٹے منہ بھی نہیں پوچھا، کیوں کہ باجی ماں کے ذریعے پہلے ہی زاہد اور شاہد سے عیدی کے نام پر پچیس پچیس ہزار نکلوا چکی تھی۔ دعا کے ساتھ نہ لے جانے پر وہ جل کر بھائی کے کان بھرنے بیٹھ گئیں، انہیں موقع بھی خود دعا نے فراہم کیا تھا۔

''باجی! آپ یہ کیا کہہ رہی ہیں؟ دعا اتنی اچھی تو ہے۔ وہاں بیٹھ کر بھی اسے یہاں رہنے والوں کا اتنا خیال رہتا ہے۔'' وہ زاہد کی من چاہی بیوی تھی اس کا دفاع کیوں نہیں کرتا اگر ایک طرف بہن عزیز تھی تو بیوی کو بھی اللہ اور رسول کو گواہ بنا کر لایا تھا، وہ دکھ سکھ کی ساتھی تھی کیسے اس کا مذاق اڑانے دیتا۔

وہ جانتا تھا کہ اس گھر کی کوئی بہو ایسی نہیں جس سے باجی کی ٹھنی نہ ہو۔ وہ آج جس ماہا کی تعریف کر رہی تھیں، کل تک اسے گھنی کے لقب سے نوازا تھا۔

''یہ خود تو خاموش رہتی ہے، مگر شاہد کو ہر مسئلے پر بولنے کے لیے چڑھاتی ہے۔'' ماہا کے چپ رہنے پر ان کی حتمی رائے ہوئی۔

''یہ بولتی بہت ہے، زبان دراز کہیں کی۔'' زینت کا اب دعا کے بارے میں یہ خیال تھا۔

''دعا! پلیز جب تک ہم لوگ یہاں موجود ہیں، تم کسی قسم کے مسئلے میں نہ پڑو۔'' ان سب باتوں کا دل ہی دل میں اعتراف کرنے کے باوجود اس نے رات کو بند کمرے میں بیوی سے التجا کی تو وہ کھلکھلا اٹھی۔

''اچھا جناب۔'' اس نے شوہر کی خوشنودی کے لیے فرماں برداری سے سر ہلا کر حامی تو بھر لی، مگر اس کے چہرے سے پھوٹتی شرارت نے زاہد پر واضح کر دیا کہ اس کے اندر چھپی چلبلی زور زور سے نہ کہہ رہی ہے۔

☆......☆......☆

''نغمانہ بھابی! ذرا سب کام چھوڑ کے ادھر آیئے گا۔'' دعا اونچا بن بنائے، زرد رنگ کی کڑھائی والی کرتی اور نیلے پائجامہ میں بہت جچ رہی تھی، اس نے صبح ناشتے کی ٹیبل پر گرم گرم پراٹھے پہنچاتی بڑی بھابی کو آواز دے کر بلایا۔

''آئی۔'' وہ تیزی سے اندر کی جانب بڑھیں۔ نعیمہ نے جٹھانی کے کام چھوڑ کر جانے پر برا سا منہ بنایا۔ وہ دونوں صبح سے کچن میں کھڑی درجن بھر پراٹھے بیلتے ہوئے ہلکان

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

ہوگئیں تھیں۔
"کیا کوئی کام ہے' کچھ چاہیے؟" انہوں اس کی پلیٹ میں آلو کی بھجیا اور گرم پراٹھا رکھتے ہوئے محبت سے پوچھا۔
"جی پہلے تو مجھے سوری کرنا تھا کہ میں سب کے لیے کچھ نہ کچھ لائی مگر آپ کو کوئی تحفہ نہ دے سکی۔" دعا نے نرم لہجے میں انہیں مخاطب کیا، وہ زینت کی بات بتا کر ان کا دل نند سے خراب نہیں کرنا چاہتی تھی۔ مگر شاید وہ سب جانتی تھی، اسی لیے پھیکی سی مسکراہٹ ان کے لبوں پر آکر ٹھہر گئی۔
"اصل میں' میں نے ہمیشہ آپ کو ساڑھی میں ملبوس دیکھا تو سوچا، آپ یہیں سے اپنی پسند کی ساڑھی خرید لیجیے گا۔" دعا نے مسکرا کر اپنی بات مکمل کی۔ زینت کے کان کھڑے ہوگئے۔
"ارے کوئی بات نہیں رہنے دو ویسے بھی کل اتنی شاپنگ کروا تو دی تھی۔" نغمانہ نے دبی زبان میں منع کیا۔ سب لوگ اب ناشتہ چھوڑ کر ان دونوں کی طرف متوجہ ہو چکے تھے۔ نغمانہ جلدی سے کچن کی طرف بڑھ گئی۔

☆......☆......☆

"پتا نہیں یہ لوگ ہر وقت کچن میں کرتی کیا ہیں؟ میں تو اپنے گھر کا سارا کام اکیلے نمٹاتی ہوں اور پھر بھی فریش رہتی ہوں۔" زینت کی لن ترانی شروع ہوئی۔ دعا ان کا منہ تکتی رہ گئی۔ دل چاہا پوچھے کہ کبھی آپ کے گھر اکٹھا پندرہ میں مہمان ہفتوں رہنے کے لیے آئے ہیں؟ آپ تو خود ہی زیادہ تر میکے میں پائی جاتی ہیں۔
دعا کو یاد تھا کہ دو سال قبل جب اچانک انہوں نے پاکستان کا چکر لگایا تو زاہد نے بہن کو سرپرائز دینے کا سوچا بغیر اطلاع کہ بیوی کو لیے ان کے گھر پہنچ گئے۔
اجڑے حلیہ کے ساتھ دروازہ کھولنے والی باجی پہچانی نہیں جا رہی تھیں۔ میکے میں تو نک سک سے بج سنور کے بھابیوں کو تنقید کا نشانہ بنانے والی زینت کے گھر کی حالت ناقابل بیان تھی۔
"ارے...... تم لوگ...... یوں اچانک......" زینت دروازہ پکڑ کر کھڑی ہوگئی۔ جیسے کہہ رہی ہو' یہیں سے لوٹ جاؤ۔
"آپ کی محبت کھینچ لائی۔" دعا نے کیک کا بڑا سا ڈبہ انہیں تھمایا اور شوہر کے ساتھ فاتحانہ انداز میں اندر داخل ہوگئی۔

مغربی اور مشرقی ادب کی منتخب کہانیوں کا مجموعہ

ماہنامہ نئے اُفق کراچی

لفظ لفظ مہنگا مے سطر سطر تجسس سے بھرپور تحریریں
ایسی کہانیاں جو اس سے قبل آپ نے نہیں پڑھی ہوں گی

شائع ہوگیا ہے

قلندر ذات امجد بخاری کی سلسلے وار کہانی
ایک ایسی تحریر جس کا سحر آپ کو خوابوں کی دنیا میں بہالے جائے گا
مغربی ادب سے انتخاب ڈاکٹر ایم اے قریشی کے قلم سے
جرم و سزا کے موضوع پر ہر ماہ منتخب ناول
مختلف ممالک میں چلنے والی آزادی کی تحریکوں کے پس منظر میں
معروف ادیبہ زرین قمر کے قلم سے ہر ماہ مکمل ناول
ہر ماہ خوب صورت تراجم دیس بدیس کی شاہکار کہانیاں

اس کے علاوہ

خوب صورت اشعار منتخب غزلوں اور اقتباسات پر مبنی
خوشبوئے سخن اور ذوق آگہی کے عنوان سے مستقل سلسلے

اور بہت کچھ آپ کی پسند اور آرا کے مطابق

کسی بھی قسم کی شکایت کی صورت میں
021-35620771/2
0300-8264242

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

وہ دونوں کمرے میں گھسے تو کونے میں زاہد کے بہنوئی شکیل بیٹھے تندور کی روٹی سے دال اڑا رہے تھے۔

"اصل میں آج کام والی ماسی نہیں آئی نا، میری طبیعت بھی خراب تھی ورنہ تو میں ان کو گرم گرم روٹی توے سے اتار کے دیتی ہوں۔" دعا کو مسلسل چنگیر میں رکھی تندور کی روٹی کو گھورتا دیکھ کر باجی نے کوفت بھرے انداز میں جھوٹی صفائی دیں، اس میں تو وہ ویسے بھی ماہر تھیں۔

"کیوں، ٹھیک کہہ رہی ہوں نا؟" زینت نے شوہر سے اخلاقی کمک حاصل کی تو شکیل بھائی نے فرماں برداری کا ثبوت پیش کیا اور سر ہلا کر بیوی کی تائید کی تاہم کھانے سے ان کی توجہ بالکل نہ ہٹی۔

زاہد نے بہن کے چہرے کی بے زاری دیکھی تو چائے کی فرمائش کر بیٹھا۔ وہ بھی شاید گھمبیر ماحول سے فرار چاہتی تھی کچن کی طرف بڑھ گئیں دعا نے زینت کے منہ سے ہمیشہ اپنی تعریفیں سنی تھی اور وہ ان کے بڑبولے پن سے متاثر بھی رہتی تھی، پھر میاں جی کی تان بھی اسی بات پر آ کر ٹوٹتی تھی کہ "تمہیں زندگی گزارنے کے طریقے سیکھنے ہے نا، تو میری باجی سے سیکھو۔"

مگر اس وقت تو وہ مشکل تھی کہ "چور کو پڑ گئے، موز" وہ جو دوسروں پر بے لاگ تبصرہ کرنے کی ماہر تھی ان کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ کیا کریں۔ دعا ان کی حالت سے حظ اٹھاتے ہوئے پیچھے چلی آئی اور بڑے اطمینان سے مسکراتے ہوئے ہر چیز کا گھوم پھر کر جائزہ لیا کچن میں ہر چیز پر چکناہٹ کی کائی کی تہہ جمی ہوئی تھی۔ برتنوں کا ڈھیر سنک میں جمع تھا "ماسی جو نہیں آئی تھی۔" دعا ہاتھ دھونے واش روم گئی تو عجیب سی بساند نے استقبال کیا وہ ناک سکوڑ کر باہر آ گئی۔ زینت کا بس نہیں چل رہا تھا بھائی بھاوج کو جادو کے زور سے کہیں غائب کر دے یا خود کہیں چلی جائے۔

"نغمانہ اور نعیمہ کا شمار صفائی پسند خواتین میں کیا جاتا ہے، ان کے دم سے، گھر کا کونا کونا چمکتا نظر آتا ہے، پھر بھی میکے میں جا کر زینت کا نظریہ بدل جاتا، چھوٹا سا عیب بھی بڑا دکھائی دیتا، جب محفل عروج پر ہوتی تو وہ جتاتیں۔

"اپنے گھر کا اتنا برا حال کرنے کے باوجود یہ سینہ تان کر سلیقہ مندی کی تعریفیں کیسے کر لیتیں ہیں۔" دعا نے چکنے سے مگ کو دھو کر پانی پیتے ہوئے سوچا۔

"دوسرے کی آنکھ کا تنکا بھی نظر آ جاتا ہے، مگر اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہیں آتا۔" رات کو بستر پر زاہد کے برابر میں لیٹتے ہوئے دعا نے شوہر کو جل کر سنائی، مگر اس نے کروٹ بدل کر سونے کی ایکٹنگ شروع کر دی، وہ جانتا تھا کہ اسی میں عافیت ہے۔

☆......☆......☆

باجی! یہ کیا کر رہی ہیں؟" شاہد نے بہن کو گوشت کے بڑے صاف ستھرے پیس الگ رکھواتے اور چھیچھڑے اور ہڈی والا گوشت دوسرے برتن میں رکھواتے دیکھا تو حیران ہو کر پوچھا۔

"کچھ نہیں بھیا! قربانی کے گوشت پر غریبوں کا بھی حصہ ہوتا ہے کہ نہیں۔ ان کو بانٹنے کا الگ کروا رہی ہوں۔" زینت نے ماتھے پر آیا پسینہ پونچھتے ہوئے کہا۔ قصاب گائے کاٹ کر جا چکے تھے، بڑی سی چٹائی پر گوشت کا ڈھیر پڑا تھا، وہ کرسی لگا کر بیٹھ گئیں اور حصہ کروانے میں جت گئیں۔ ماجد اور ساجد بری طرح سے چڑے، ان کی دخل اندازیاں برداشت کر رہے تھے۔

"ارے تو کیا گھر والوں کو صرف چھیچھڑے کھلائیں گی؟" شاہد، بہن کو اچھی طرح سے جانتا تھا، مسکرا کر چھیڑا۔

"ہی...... ہی...... یہ تو غریبوں کا حصہ نکلوایا ہے۔" وہ بھائی کی بات پر ہنس دیں۔

"افسوس صد افسوس یوں تو قربانی کا مقصد ہی فوت ہو گیا، آپ سارے سال اتنا اچھا اچھا کھانے والے لوگ، اس دن بھی اپنا فریزر گوشت سے بھر لینے کے طلب گار رہتے ہیں، کم از کم آج تو غریبوں، مسکینوں اور ناداروں کو کھل کو اچھے سے اچھا بانٹیں تا کہ ان کا دل بھی خوش ہو۔" شاہد نے کافی سنجیدگی سے کہا تو زینت کے غبارے سے ہوا نکل گئی۔

☆......☆......☆

اچھا بھابی! زندگی رہی تو پھر ملاقات ہوگی۔" دعا دبئی واپسی سے ایک رات قبل نغمانہ سے ملنے اس کے کمرے میں گئی تو وہ ماجد بھائی کے آفس کے کپڑوں پر استری کر رہی تھی، کام چھوڑا اور پیار سے دیورانی کو گلے لگا لیا۔

"ان شاء اللہ پھر ملاقات کریں گے، تم لوگ جلدی چکر لگانا۔" نغمانہ نے اس کا نرم ہاتھ تھام کر بستر پر بٹھایا۔

"ایک بات کہنی تھی بھابی اگر آپ برا نہ مانیں۔" دعا نے

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

کچھ سوچ کر ان کو دیکھا اور بولی۔
''تمہیں اجازت لینے کی ضرورت کب سے پڑ گئی؟ جو بھی، کہنا ہے کہہ دو۔'' نغمانہ نے دیورانی کو دیکھا اور خوش دلی سے بولی، ان کی بڑی بیٹی سبینہ کمرے میں داخل ہوئی تو چچی کو بیٹھے دیکھ کر خود بھی ان کے برابر میں ٹک گئی، اسے اپنی پیاری سی صاف گو چچی بہت پسند تھیں۔
''ہاں' آپ بھی دل میں کہتی ہوں گی کہ ''تم جیسی زبان دراز کو بولنے کے لیے کب سے اجازت مانگنی پڑ گئی۔'' وہ ہنستے ہوئے بولی، تو نغمانہ انکار میں سر ہلایا۔ اسے دکھ ہوا کہ زینت کی بے مقصد باتیں دیورانی کے کانوں تک پہنچ کر دل آزاری کی وجہ بنیں۔
سبینہ جلدی سے کچن میں گئی اور شربت بنا کر ٹرے میں گلاس رکھ کر سلیقے سے چچی کو پیش کیا، اس نے بچی کا دل رکھنے کے لیے ایک گھونٹ بھرا۔
''میں دیکھ رہی ہوں کہ ماجد بھائی صبح سویرے گھر سے نکلتے ہیں اور ان کی واپسی رات گئے ہوتی ہے پھر بھی قلیل تنخواہ کی وجہ سے آپ لوگوں کے خرچے پورے نہیں ہو پا رہے۔'' دعا نے ہمدردی سے کہا تو ان کی آنکھ بھر آئی۔
''کیا کریں بہن! مہنگائی اتنی بڑھ گئی ہے، بچوں کی پڑھائیاں اور دیگر خرچے ہی پورے نہیں ہو پاتے، پھر بھی اللہ کا شکر ہے حق حلال کی تو کھلا رہے ہے۔'' نغمانہ نے آسمان کی طرف ہاتھ پھیلا کر عاجزی سے شکر ادا کیا۔
''میرے ایک انکل ہیں۔ انہیں اجمان میں اپنے سپر مارٹ کی نئی برانچ کے لیے منیجر کی ضرورت ہے، جو ایمان دار بھی ہو، اسی لیے میں نے ان سے ماجد بھائی کے لیے کہا تھا، وہ بھی کسی جاننے والے کو ہی رکھنا چاہ رہے تھے۔ اتفاق سے کل ان کی کال آ گئی تو، خوش ہو گئی۔ ساری بات تفصیل سے ہو گئی ہے۔ یہ ان کا کارڈ ہے اس پر سارے نمبر ہیں۔ آپ ماجد بھائی سے کہیے گا کہ ان سے بات کر کے اپنے کاغذات مجھے دے دیں۔ تاکہ میں ان کو پہنچا دوں۔ وہ جلد ہی بھائی جان کو ویزہ بھیج دیں گے، تنخواہ بھی یہاں کے مقابلے میں تین گنا زیادہ ہو گی۔'' دعا نے دھیرے دھیرے ساری بات بتائی تو نغمانہ پہلے تو ہکا بکا رہ گئی، پھر ایک دم رونے بیٹھ گئی۔ سبینہ کا چہرہ البتہ خوشی سے کھل اٹھا تھا۔
''میں نے آپ کی اجازت کے بغیر ہی سارے فیصلے کر لیے ڈر رہی تھی کہ آپ یا بھائی جان ناراض نہ ہو جائیں۔'' اس نے گھبرا کر پوچھا تو وہ دیورانی سے لپٹ گئیں۔
''تم نے تو ہماری مشکلات دور کر دیں، میں تو تمہاری شکر گزار ہوں، ماجد بھی، بہتر نوکری کے لیے ہاتھ پاؤں مار رہے تھے، ان کے سر سے تو بڑا بوجھ اتر جائے گا۔'' نغمانہ نے دوپٹے سے آنسو پونچھتے ہوئے شکر گزاری سے دیورانی کو دوبارہ گلے لگایا، سبینہ کی آنکھوں میں بھی تشکر کے آنسو امڈ آئے تھے۔
''اچھا ایک اور بات، آپ یہ رکھ لیں۔'' دعا نے عجلت میں ان کی مٹھی میں کچھ دبایا اور جلدی سے کمرے سے باہر نکل گئی۔
دونوں ماں بیٹی حیران رہ گئیں، مٹھی کھولی تو دیکھا گلابی رنگ کے دو لفافے تھے ایک پر نغمانہ بھابی اور دوسرے پر سبینہ لکھا ہوا تھا انہوں نے بے تابی سے لفافے کو کھولا تو ایک میں دس ہزار۔ اور سبینہ کے لفافے سے پانچ ہزار نکلے۔
نغمانہ دل سے دعا کی مشکور ہو گئی، اسے لگا کہ چار دن قبل جو سبینہ ان سے کوچنگ کی فیس کے لیے بحث و مباحثہ کر رہی تھی وہ دیورانی نے بھی سن لی۔ اسی لیے اس نے طریقے سے اپنی جٹھانی کی مدد کی۔
نغمانہ کے دل سے اس لڑکی کے لیے دعائیں نکلنے لگی، جو غیر تھی اور اپنوں سے بڑھ کر ان کے مسائل سمجھ رہی تھی، جسے اس کے سسرال میں ''زبان دراز'' کے لقب سے پکارا جاتا تھا مگر وہ اس مشکل گھڑی میں ان کے کام آئی۔
☆......☆......☆
''مجھے نہیں پتا' میرے گھر کی پہلی تقریب ہے، اب تو تم لوگوں کو پاکستان آنا ہی پڑے گا۔'' زینت نے اسکائپ پر دعا اور ماما سے باتیں کرتے بڑے مان سے کہا۔
''جی' ہم لوگ خود بھی آنا چاہ رہے ہیں، اس دفعہ تو کافی عرصہ گزر گیا، ہم آ ہی نہیں سکے کبھی بچوں کی پڑھائی کا مسئلہ تو کبھی ان لوگوں کو ساتھ چھٹی ملنے کا مسئلہ۔'' ماما نے کہا، اسے اپنے پاک وطن سے، بہت محبت تھی، دبئی میں کتنی بھی سہولتیں صحیح مگر اپنے ملک جیسی بات نہیں تھی۔
''دیا خود بھی کہہ رہی تھی، میری تو صرف دو ہی ممانیاں اچھی ہیں جو دبئی جا بیٹھیں۔ جب تک وہ دونوں نہیں آئیں گی، میں نکاح نامے پر سائن نہیں کروں گی۔'' وہ کیا کہتے ہیں

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM RSPK.PAKSOCIETY.COM ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی پیشکش

یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

ہم خاص کیوں ہیں:۔

- ✧ ہائی کوالٹی پی ڈی ایف فائلز
- ✧ ہر ای بک آن لائن پڑھنے کی سہولت
- ✧ ماہانہ ڈائجسٹ کی تین مختلف سائزوں میں اپلوڈنگ
  سپریم کوالٹی، نارمل کوالٹی، کمپریسڈ کوالٹی
- ✧ عمران سیریز از مظہر کلیم اور ابنِ صفی کی مکمل رینج
- ✧ ایڈ فری لنکس، لنکس کو پیسے کمانے کے لئے شرنک نہیں کیا جاتا

- ✧ ہر ای بک کا ڈائریکٹ اور رژیوم ایبل لنک
- ✧ ڈاؤنلوڈنگ سے پہلے ای بک کا پرنٹ پریویو ہر پوسٹ کے ساتھ
- ✧ پہلے سے موجود مواد کی چیکنگ اور اچھے پرنٹ کے ساتھ تبدیلی
- ✧ مشہور مصنفین کی کُتب کی مکمل رینج
- ✧ ہر کتاب کا الگ سیکشن
- ✧ ویب سائٹ کی آسان براؤسنگ
- ✧ سائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں

We Are Anti Waiting WebSite

واحد ویب سائٹ جہاں ہر کتاب ٹورنٹ سے بھی ڈاؤنلوڈ کی جاسکتی ہے

⇦ ڈاؤنلوڈنگ کے بعد پوسٹ پر تبصرہ ضرور کریں

⇦ ڈاؤنلوڈنگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب ڈاؤنلوڈ کریں

اپنے دوست احباب کو ویب سائٹ کا لنک دیکر متعارف کرائیں

WWW.PAKSOCIETY.COM

Online Library For Pakistan

Like us on Facebook

fb.com/paksociety

twitter.com/paksociety1

"چور چوری سے جائے، ہیرا پھیری سے نہیں" سالوں گزرنے کے بعد بھی باجی کے مزاج میں کچھ تبدیلی واقع ہوئی تھی، مگر کبھی کبھی ان کے اندر سے وہ ہی پرانی والی زینت مچل کر باہر آجاتی، جسے انہوں نے بچوں کے جوان ہونے پر مصلحتاً سلادیا تھا۔

"باجی! آپ زویا کو سمجھایئے گا' اس کی پاکستان والی مامیاں بھی بہت اچھی ہیں۔" دعا نے ترش لہجے میں کہا تو وہ سر ہلا کررہ گئیں۔

"اچھا رخصتی کا کب تک ارادہ ہے؟" ماہا نے ماحول گرم ہوتا دیکھا تو بات کا رخ دوبارہ تقریب کی طرف موڑ دیا۔ وہ لوگ کیوں کہ وڈیو چیٹ کررہے تھے اس لیے بآسانی ایک دوسرے کے تاثرات بھی دیکھ رہے تھے۔

"کم از کم سال تو لگے گا، کیوں کہ فیضان کے گھر والوں نے بھی تیاری کے لیے تھوڑا ٹائم مانگا ہے، ویسے بھی وہ لوگ ڈیفنس میں اپنا نیا بنگلہ بنوارہے ہیں شادی وہیں سے ہوگی۔ اس وقت تک زویا کا ماسٹرز بھی مکمل ہوجائے گا۔" زینت کا من پسند موضوع چھڑ چکا تھا، خوشی خوشی بتانے لگیں۔

"فیضان کرتا کیا ہے؟" دعا کو تجسس ہوا تو پوچھ بیٹھی۔

"میکینکل انجینئر ہے، بہت اچھی جگہ نوکری کرتا ہے۔ کمپنی کی طرف سے گاڑی بنگلہ سب ملا ہوا ہے، فیضان کی بہنیں تو زویا کو ایک نظر دیکھتے ہی جیسے فریفتہ ہوگئیں، اسی لیے میں نے عمر کے فرق کو درخود اعتناء نہیں جانا۔" زینت کی لن ترانیاں جاری تھیں۔

"ماشاء اللہ آپ نے زویا کی ہونے والی نندوں کی کتنی تعداد بتائی تھی؟" دعا کا لہجہ بہت معنی خیز تھا، مگر وہ شیخی مارنے میں اتنی مگن تھیں کہ سمجھ ہی نہیں پائی کہ بھاوج کیا جتانا چاہتی ہے۔

"ایں! سات بہنوں کا اکلوتا بھائی ہے، میرا فیضان۔" انہوں نے مسکرا کر بتایا۔ خوشی کا احساس جیسے ان کے انگ انگ سے پھوٹ رہا تھا۔

"لڑکے کی ماں بہنوں کی پہناوئنیاں، میری طرف سے ہوں گی۔" اس سے پہلے کہ دعا مزید کچھ بولتی ماہا نے اس کا ہاتھ دبا کر کہا۔

"ہونہہ! یہ تو شاہد ماموں کی طرف سے ہوا اب بتایئے میرے نکاح پر زاہد ماموں کیا کریں گے؟" زویا نہیں بدلی تھی۔ ویسی کی ویسی ہی تھی۔ بغیر کسی شرم وحیا کے ماں کے پیچھے سے منہ نکال کر پوچھا۔

"تمہارے ہونے والے دلہا کی شاپنگ کی ساری ذمہ داری ہماری ہوگی۔" دعا نے مسکرا کر کہا تو دونوں ماں بیٹیاں شانت ہوگئیں۔

☆......☆......☆

اتنے سالوں بعد زینت بھی بھابیوں کے نخرے اٹھانے پر مجبور ہوگئیں، ماں رہی نہیں۔ بس اب بھائیوں کے دم سے میکا تھا۔ اصل میں، نئی رشتے داریاں بنتے جارہی تھیں، ان کی بھی سسرال والوں سے تو بنی نہیں، مگر انہوں نے میکے کو ہی سسرال سمجھ کر اپنا شوق پورا کیا۔ اب جب کہ غیر خاندان میں بیٹی بیاہنے چلی تھی تو چار عزیزوں کی ضرورت تھی، اسی لیے بھابیوں کے معاملے میں ہمیشہ سے روا رکھی جانے والی بے لچک پالیسیوں میں نرمی آگئی۔

ماجد کے دبئی جانے کے بعد سے نغمانہ کے پاؤں سسرال میں خاصے مضبوط ہوگئے، انہوں نے دبنا چھوڑ دیا تھا۔ ان کی دیکھا دیکھی نعیمہ میں بھی ہمت آگئی، ویسے بھی جب بچے جوان ہوجائیں تو شوہروں کو ان کی سننی پڑتی ہے اسی لیے آہستہ آہستہ سارے بھائی باجی کے ٹرانس سے باہر آگئے۔

☆......☆......☆

"باجی! کیا ہوگیا کیوں روتی ہیں' ابھی آپ کے بھائی زندہ ہیں۔" شاہد اور زاہد بہن کو ساتھ لگا کر تسلی دینے لگے مگر ان کے آنسو تو اترے گرے جارہے تھے۔

"اچانک رشتہ ختم کیسے ہوا؟ یہاں تک کہ ہال بھی بک ہوگیا تھا۔" وہ دونوں پوچھ پوچھ کر تھک گئے تھے مگر کہیں سے کوئی تسلی بخش جواب نہ مل رہا تھا۔ وہ لوگ زویا کے نکاح کی تقریب میں شرکت کرنے دوپہر کو پاکستان پہنچے تو یہاں پورا گھر سوگ میں ڈوبا ہوا تھا، زینت کئی دن کی مریضہ نظر آرہی تھی، زویا الگ کمرہ بند کرے پڑی تھی۔

"لڑکے والوں کی طرف سے انکار کہلوادیا گیا ہے۔" دعا نے پوچھا تو نغمانہ نے دبی زبان میں بتایا۔

"بس اب ان لوگوں کے بارے میں کوئی بات نہیں ہوگی، میری بچی کا نصیب اچھا تھا، جو وہ بچ گئی۔" زینت نے سب کے بیچ میں بیٹھ کر پاٹ دار آواز میں کہا تو کسی کی مزید بولنے کی ہمت نہ رہی۔

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 PAKSOCIETY

نغمانہ، نعیمہ نے سارے بچوں کو بڑے کمرے سے نکالا خودرات کے کھانے کی تیاری کے لیے کچن کی طرف چل دیں ماہااور دعا وہیں کارپٹ پر بیٹھ کر باجی کو دلاسہ دینے لگی۔

دوسروں کے ساتھ زیادتی کرنے والے یہ بات بھول جاتے ہیں کہ ہم سب کے اوپر بھی ایک ذات ''رب العالمین'' کی ہے، جن کے سامنے ہر انسان کا دل ایک کھلی کتاب ہے، اس پر لکھی گئی اچھائی، برائی کی کوئی ایک تحریر بھی اس ذات پاک سے چھپائی نہیں جاسکتی......پھر انسان کس سے چھپاتا ہے؟ صرف دنیا والوں سے۔ اسی لیے وہ لوگوں کا دل دکھاتا ہے، ان کی حق تلفی کرتا چلا جاتا ہے مگر یادرکھنے کی بات یہ ہے کہ اللہ بہت دنوں تک زیادتی کرنے والوں کی رسی کو ڈھیلا نہیں چھوڑتا۔

☆......☆......☆

''ایسی کون سی بات ہوگئی تھی، جو لڑکے والوں نے یوں انکار کردیا؟'' زاہد کسی طرح مطمئن نہیں ہو پا رہا تھا۔

''ارے بس شیخی خورے لوگ تھے۔ ہم ٹھہرے سیدھے سادھے لوگ، ان جیسے مکاروں سے بن نہ سکی۔'' زینت نے ہمیشہ کی طرح بھائیوں کو گھمایا اور وہ گھومتے چلے گئے۔

''یہ تو آپ صحیح کہہ رہی ہیں، یہ زمانہ سیدھوں کا نہیں، آپ کو پہلے ہی ان نو دولتیوں کے بارے میں مکمل معلومات کروا لینی چاہیے تھی، ابھی کون سی بچی کی عمر نکلی جارہی تھی، جو آپ نے اتنی جلدی مچائی۔'' شاہد نے بھی سر ہلا کر اظہار افسوس کیا اور بہن کو سمجھایا۔

''یہی تو میں بھی ان سے کہتا رہا کہ پہلے لڑکی کو کوئی طور طریقہ سکھاؤ مگر انہوں نے اپنے آگے کبھی کسی کی سنی ہے جو اس دفعہ سنتیں۔'' شکیل بیوی کے قریب کھڑے ہو کر چہک اٹھے، ویسے بھی ڈھلتی عمر کے ساتھ عشق کی پٹی آنکھوں سے اتری تو بہت سے منظر واضح نظر آنے لگے۔

''آپ جا کر پکوان والوں کی بکنگ تو کینسل کروادیں۔'' زینت نے فوراً ہی پینترا بدلا، میاں کو آنکھ کے اشارے سے وہاں سے جانے کے لیے کہا، وہ جھنجلا کر باہر نکل گئے۔ بھابیوں کے مسائل پر ساری عمر چٹخارا لینے والی کیسے برداشت کرتی کہ ان کے اپنے اوپر کوئی انگلی اٹھائے۔

شکیل بھائی کی بات پر کسی نے توجہ نہیں دی مگر دعا کے کان کھڑے ہوگئے وہ پہلے ہی زینت کے جواب سے مطمئن نہیں ہو پا رہی تھی، ان کے شوہر کے انداز نے اس کے خدشات کی تصدیق کردی۔ یقین پکا ہوگیا کہ رشتہ ختم ہونے کے پیچھے کوئی اور ہی وجہ ہے۔

☆......☆......☆

دعا چھوٹے بیٹے کا فیڈر بنانے کے بہانے جٹھانیوں کے پیچھے کچن میں جا پہنچی۔ وہ دونوں سرگوشیوں میں باتیں کررہی تھیں، اسے دیکھ کر ایک دم خاموشی اختیار کرلی۔

''بھابی! پلیز بتایئے نا' زویا کا رشتہ کیوں ختم ہوا؟'' ادھر ادھر کی باتوں کے بعد جب اس نے پوچھا تو دونوں کے لبوں پر دبی دبی افسردہ سی مسکراہٹ چھاگئی۔

''اصل میں فیضان اپنی بہنوں میں سب سے بڑا تھا، اس کی ہر بات کی تان ان لوگوں سے شروع ہوکر ان ہی پر ختم ہوتی، زویا کے لیے اپنے علاوہ کسی اور کی تعریف سننا مشکل تھا، مگر وہ برداشت کرتی رہی۔'' نغمانہ نے کچن کے داخلی دروازے پر نظر رکھتے ہوئے دھیرے سے بتانا شروع کیا۔

''اچھا پھر کیا ہوا؟'' دعا کا لہجہ پرتجسس ہوا۔ نعیمہ کی مسکراہٹ گہری ہوگئی۔

''مسائل اس وقت شروع ہوئے جب زویا فیضان کے پیچھے پڑگئی کہ نکاح کا جوڑا اور باقی شاپنگ وہ اپنی پسند سے کرے گی، جبکہ فیضان کی ماں بہنوں کے ارمان تھے کہ وہ خود اکلوتی بہو اور بھابی کے لیے شاپنگ کریں آخر ایک دن اس مسئلے پر دونوں کی ٹھیک ٹھاک منہ ماری ہوئی تو زویا کے منہ سے غصہ میں نکل گیا کہ ''آپ کی یہ چنڈال بہنیں کیا، اسی طرح ساری زندگی میری خوشیوں کا خون چوسیں گی؟'' یہ بات سنی تھی کہ فیضان نے موبائل آف کردیا۔ یہاں سے بعد میں اس سے رابطے کی بڑی کوششیں کی گئیں مگر سب بے سود، زینت نے زندگی میں پہلی بار زویا پر ہاتھ اٹھایا۔ اس نے بھی ماں سے خوب زبان درازی کی۔ دوسرے دن فیضان کے گھر والے آئے اور زینت سے اس رشتے پر معذرت کرلی، ان کا کہنا تھا کہ زویا جیسی لڑکی سے اپنے بیٹے کی شادی کرکے وہ اپنے گھر کو جہنم نہیں بنائیں گے بس بات ختم ہوگئی۔'' نغمانہ نے تفصیل سے ساری بات بتائی۔

''باجی نے بہت چاہا کہ معاملات ٹھیک ہوجائیں مگر اب فیضان کسی طرح اس گھر میں شادی کرنے کو تیار نہیں۔'' نعیمہ نے بتایا۔

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 f PAKSOCIETY

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام کی پیشکش

یہ شمارہ پاک سوسائٹی ڈاٹ کام نے پیش کیا ہے

ہم خاص کیوں ہیں:۔

- ہائی کوالٹی پی ڈی ایف فائلز
- ہر ای بُک آن لائن پڑھنے کی سہولت
- ماہانہ ڈائجسٹ کی تین مُختلف سائزوں میں اپلوڈنگ
  سپریم کوالٹی، نارمل کوالٹی، کمپریسڈ کوالٹی
- عمران سیریز از مظہر کلیم اور ابنِ صفی کی مُکمل رینج
- ایڈ فری لنکس، لنکس کو پیسے کمانے کے لئے شرنک نہیں کیا جاتا

- ہر ای بُک کا ڈائریکٹ اور رژیوم ایبل لنک
- ڈاؤنلوڈنگ سے پہلے ای بُک کا پرنٹ پریویو ہر پوسٹ کے ساتھ
- پہلے سے موجود مواد کی چیکنگ اور اچھے پرنٹ کے ساتھ تبدیلی
- مشہور مصنفین کی کُتب کی مُکمل رینج
- ہر کتاب کا الگ سیکشن
- ویب سائٹ کی آسان براؤسنگ
- سائٹ پر کوئی بھی لنک ڈیڈ نہیں

We Are Anti Waiting WebSite

واحد ویب سائٹ جہاں ہر کتاب ٹورنٹ سے بھی ڈاؤنلوڈ کی جاسکتی ہے

ڈاؤنلوڈنگ کے بعد پوسٹ پر تبصرہ ضرور کریں

ڈاؤنلوڈنگ کے لئے کہیں اور جانے کی ضرورت نہیں ہماری سائٹ پر آئیں اور ایک کلک سے کتاب ڈاؤنلوڈ کریں

اپنے دوست احباب کو ویب سائٹ کا لنک دیکر مُتعارف کرائیں

WWW.PAKSOCIETY.COM

Online Library For Pakistan

Like us on Facebook

fb.com/paksociety

twitter.com/paksociety1

"فیضان زویا کی کم عمری کو ذہن میں رکھ کر اس کی بہت سی بے جا ضدیں پوری کرتا رہا، تو یہ آسمان پر جا چڑھی، سمجھا کہ اسے انگلیوں پر نچاتی رہے گی، باجی نے بھی بیٹی کو نہیں سمجھایا مگر اب حد ہوگئی تھی۔" نعیمہ نے سر پر ہاتھ رکھ کر بتایا۔

"فیضان کی امی نے شکوہ کیا۔ ان کے بیٹے نے کہا ہے کہ اپنی بہنوں کے بارے میں تلخ باتیں سننا وہ بھی ایسی لڑکی سے جس نے ابھی سسرال میں قدم نہیں رکھا اس کے لیے ناممکن ہے جب اس کا ابھی سے یہ حال ہے تو وہ بعد میں کیا گل کھلائے گی نہ بھئی ایسی زبان دراز لڑکی ہمیں نہیں چاہیے۔ انہوں نے باجی کی خوب بے عزتی کی اور چل دیں۔" نغمانہ کے بتانے پر ان تینوں کے چہروں سے دکھ جھلکنے لگا جو بھی تھا، زویا تھی تو اسی خاندان کی بچی اس کا رشتہ ختم ہونا کوئی خوشی کن خبر نہیں تھی۔

"زویا کے لیے زبان دراز کا لقب۔" دعا قدرت کے انصاف پر حیران رہ گئی، اسے پتا تھا کہ یہاں جب بھی اس کا ذکر نکلتا تو، زینت اس کے نام کے بجائے "زبان دراز" کا لقب استعمال کرتی تھیں، دوسروں کی بیٹیوں کو اپنے گھر لاکر مذاق اڑانے والوں کو قدرت کی طرف سے کیسا طمانچہ پڑا تھا۔

☆......☆......☆

بچوں کی پڑھائی مف ہوگئی اتنی مصروفیت کی وجہ سے دعا کی سسرال میں بات چیت کم ہونے لگی تھی، آج بہت دنوں بعد جٹھانیوں سے تفصیل سے بات ہوئی تو پتا چلا کہ جب سے زویا کا رشتہ ختم ہوا ہے باجی کافی بیمار رہنے لگی ہیں۔

اسے دکھ نے گھیر لیا ایک نئی فکر سوار ہوگئی، ادھر ادھر زویا کے جوڑ کا لڑکا ڈھونڈنے میں لگ گئی، اتفاق سے زاہد کے دوست شہزاد کے کہنے پر اس کے بھائی سے ملاقات کی۔ ہینڈسم سا مراد زویا کے جوڑ کا نظر آیا، بہانے سے انہیں بھی زویا کی تصویر دکھائی، دبلی پتلی، سبک نقوش والی لڑکی ان دونوں بھائیوں کو پسند آگئی، یوں ایک معرکہ سر کرنے کے بعد اس نے آج نند سے بات کرنے کی ٹھانی۔

"آپی! مراد زاہد کے دوست کا چھوٹا بھائی ہے ابوظہبی کے بینک میں اس کی بہت اعلیٰ جاب ہے۔ سب سے اچھی بات یہ ہے کہ لڑکا بیوی کو اپنے ساتھ ابوظہبی میں رکھے گا۔ ہماری زویا راج کرے گی۔" دعا نے نند کی ذہنیت کے حساب سے بات شروع کی، وہ شوق سے سننے لگی۔

"شہزاد بھائی کا ہمارے گھر کافی عرصے سے آنا جانا ہے، والدین کا انتقال ہوچکا ہے۔ وہ اپنے سارے مسائل ہم سے بیان کرتے ہیں۔ اصل میں شہزاد بھائی کی بیوی کو اکلوتا دیور کانٹے کی طرح چبھتا ہے، اسی لیے وہ اب مراد کی شادی کرنا چاہتی ہیں تاکہ اس کی تنہائی بھی دور ہوسکے۔" دعا نے تفصیل بتانا شروع کی۔

"ہاں بھئی سب ہماری طرح خوش قسمت نہیں ہوتے، جنہیں اتنی اچھی بھابیاں ملی ہوں۔" زینت نے اس بار کسی بناوٹ تصنع سے ہٹ کر دل سے تعریف کی تو دعا شرما گئی۔

"خیر شہزاد بھائی! زاہد کے پیچھے پڑ گئے کہ میرے چھوٹے بھائی کے لیے بھابی جیسی کوئی اچھی لڑکی ڈھونڈ کر نکالو، تو میرے دماغ میں فوراً ہی زویا کا خیال آیا، ان دونوں کو بلا کر زویا کی تصویر دکھائی تو انہوں نے اوکے کردیا۔" دعا شرارت سے گویا ہوئی اسے زینت کی حالت کا سن کر بہت دکھ ہوا جو اسکائپ پر بہت کمزور دکھائی دے رہی تھیں۔

"اچھا ہے میرا تم لوگوں کے علاوہ کون ہے؟ اگر زاہد کو لڑکا مناسب لگے تو بات آگے چلاؤ۔" انہوں نے دھیمے سے کہا پاس ہی سر جھکائے زویا بیٹھی تھی۔

"انہیں تو مراد شروع سے بہت پسند ہے۔ ویسے آپ ان سے بات کرکے اپنی تسلی کرلیجیے، ابھی تو میں نے آپ سے یہ کہنا تھا کہ میں زویا کا ویزہ اور ٹکٹ بھیج رہی ہوں، اسے ایک مہینے کے لیے اپنے پاس بلوا رہی ہوں، ان لوگوں نے تصویر دیکھ کر تو پسند کرلیا ہے، مگر باقاعدہ دیکھنے کی بات اور ہے، ویسے بھی مراد کو گھر سنبھالنے والی لائف پارٹنر کی ضرورت ہے۔ اسی لیے میرا ارادہ ہے کہ یہاں بلا کر زویا کو نہ صرف کوکنگ میں ماسٹر کردوں بلکہ دبئی گھما پھرا بھی دوں۔" دعا نے چہکتے ہوئے کہا تو زویا نے سر اٹھا کر مامی کو دیکھا۔

"سچ مامی! مجھے آپ وہاں بلا رہی ہیں اوہ کتنا مزہ آئے گا، میں تو امی سے پہلے ہی کہتی تھی کہ میری تو ایک ہی مامی ہیں۔ دعا مامی۔" زویا کی شرارت سمجھ کر وہ ہنس دی۔ اچھائی نے خود کو منوا ہی لیا۔

READING Section
WWW.PAKSOCIETY.COM
RSPK.PAKSOCIETY.COM
ONLINE LIBRARY FOR PAKISTAN
PAKSOCIETY1 | PAKSOCIETY